جنگ بلقان

مصنفہ

حکیم مولوی الطاف احمد صاحب "آزاد" سہارنپوری

حسب ایما

جناب منشی محمد اکبر خانصاحب "اکبر" میرٹھی

مطبوعہ پریس خیرخواہ سرکار سہارنپور سید حشمت حسین

قیمت ۹

"یارا وفا خود نبود در عالم ٭ یا مگر کس دریں زمانہ نکرد"
"کس نیاموخت علم تیر از من ٭ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد"

بند اول

تماشائے حیرت فزا دیکھتا ہوں ٭ زمانے کا رخ دوسرا دیکھتا ہوں
غضب کے قوانین جاری ہوئے ہیں ٭ ستمہائے بیجا بجا دیکھتا ہوں
قیامت کے آئین جاری ہوئے ہیں ٭ جفاہائے ناحق روا دیکھتا ہوں
دیارات ویراں نظر آ رہے ہیں ٭ مصائب کے ابواب وا دیکھتا ہوں
تباہی کے ساماں نظر آ رہے ہیں ٭ مظالم کے طوفاں بپا دیکھتا ہوں
زمیں پر سحابِ غضب چھا رہا ہے ٭ نشانِ نزولِ بلا دیکھتا ہوں
فلک خون ہی خون برسا رہا ہے ٭ علاماتِ قہرِ خدا دیکھتا ہوں

تلاطم ہے اور بحرِ ذخارِ دنیا
تصادم ہے اور فوجِ قہارِ دنیا

بند دویم

کراس او کریسنٹ ٹکرا رہے ہیں — کروسیڈ کی جنگ ٹھہرا رہے ہیں

بڑی تیزیوں سے بڑی تندیوں سے — دلیرانِ بلقان بڑھ آ رہے ہیں

بڑے حوصلے سے بڑی ہمتوں سے — شجاعانِ ٹرکی دھنسے جا رہے ہیں

ادھر طلینوں فوج حملہ کناں ہے — زمیں کیا، کل اجرام چکرا رہے ہیں

ادھر سنگروں توپ آتش فشاں ہے — ہمیں کیا، کل اجسام تھرا رہے ہیں

بہت ہتھیارے نشاں ہو رہی ہیں — فریقین بندوق چھتیا رہے ہیں

بہت سخت خونریزیاں ہو رہی ہیں — حریفین تلوار برسا رہے ہیں

وہ جوشِ وغا ہے کہ دیکھا نہ ہوگا
وہ محشر بپا ہے کہ دیکھا نہ ہوگا

بند سوئم

مگر آہ! اُدھر ہیں سمت دنیا کی دنیا ۔۔۔ اور اِدھر ہیں سمت سلطان کا دَم اکیلا
اودھر سارے بلقان کے اتحادی ۔۔۔ اِدھر چند اسلام کے نام لیوا
اودھر ارضِ یورپ کے لاکھوں فسادی ۔۔۔ اِدھر ایک اللہ کی ذات تنہا
نہ بنائے اسلام مضبوط کافی ۔۔۔ نہ طاقت فراہم نہ ساماں مہیا
نہ دنیائے اسلام مربوط کافی ۔۔۔ نہ قسمت مُساعد ۔ نہ خاطر شکیبا
نہ تعدادِ مردانِ جانباز پوری ۔۔۔ نہ اُمیدِ ہمدردیٔ اہلِ دنیا
نہ امدادِ ظاہر سے دل کو تسلی ۔۔۔ نہ تائیدِ غیبی سے بازو توانا

مصیبت زدہ کیا کریں ۔ کیا بنائیں
اکیلے ہیں ۔ کب تک شکستیں نہ کھائیں

بند چہارم

جدہر دیکھئے ہنگامۂ انتقام ہے — جدھر جائیے عرصۂ کربلا ہے
مسیحی ہیں اور ملک گیری کا سودا — مسلماں ہیں اور موت کا سامنا ہے
صلیبی ہیں اور قتل و خوں کا تماشا — موحد ہیں اور زیست کا خاتمہ ہے
تعدی ہے اور قوم رشیا کے وحشی — شدائد ہیں اور دولتِ پرشیا ہے
تشدد ہیں اور ملک بلقان کی خبطی — تباہی ہے اور ٹرکی مبتلا ہے
ڈاکو ہیں یا ایران کی سرزمیں میں — جفائیں ہیں اور فوجِ اہلِ جفا ہے
ٹرپلی میں، بلقان کی سرزمیں میں — چھری ہے اور ارباب حق کا گلا ہے

کشاکش میں سلطان کی زندگی ہے
مصیبت میں ایران کی زندگی ہے

بند پنجم

محمدی کی [illegible]ٹی جا رہی ہے	حکیمانہ ہمت مٹی جا رہی ہے
گروہِ خدا کے گلے کٹ رہے ہیں	ہلالی جماعت مٹی جا رہی ہے
خدا کی حکومت پہ بم پھٹ رہے ہیں	حجازی خلافت مٹی جا رہی ہے
ستمہائے باطل ستم ڈھا رہے ہیں	بنائے صداقت مٹی جا رہی ہے
ضلالت کے بادل گھرے آ رہے ہیں	شعاعِ ہدایت مٹی جا رہی ہے
بری طرح آثار ظلمت عیاں ہیں	تجلیٔ وحدت مٹی جا رہی ہے
دلِ اہلِ حق مضطر ہیں طپاں ہیں	تسلی کی صورت مٹی جا رہی ہے

مقدس مقاموں کا اللہ حافظ

حرم کے غلاموں کا اللہ حافظ

بند ششم

وہ یورپ جسے ہمنے بد نظم پایا	وہ یورپ جسے ہمنے یورپ بنایا
جسے جاکے بچوں کے مانند پالا	کھلایا۔ پلایا۔ لکھایا۔ پڑھایا
جسے بیکسی کے گڑھے سے نکالا	غلامی کی قیدِ گراں سے چھڑایا
جسے سو طرح کے نمونے دکھا کر	بڑی کوششوں سے تمدن سکھایا
جسے آدمیت کا نقشا بتا کر	بڑی محنتوں سے مہذب بنایا
جسے تا بلندیٔ شہرت ابھارا	جسے تا فرازِ ترقی چڑھایا
جسے تا ثریائے عزت ابھارا	جسے فرش سے عرش پر لا بٹھایا

وہ بد اصل ہمہ ستم کوش نکلا

وہ بد ذات احسان فراموش نکلا

اسلام کے احسانات اور یورپ کی احسان فراموشی

بند ہفتم

خیالِ شکست و ہزیمت کہاں تک	ملالِ ہجومِ مصیبت کہاں تک
کوئی مقتدر کام کرکے دکھاؤ	شکایاتِ افلاک و قسمت کہاں تک
زمانے میں کچھ نام کرکے دکھاؤ	حکایاتِ ادبار و ذلت کہاں تک
اِبنِ امروز و فردا کو چولہے میں ڈالو	کمالِ تساہل سے رغبت کہاں تک
کوئی جان بچنے کی صورت نکالو	مآلِ تنزل سے غفلت کہاں تک
اگر ہو سکے اپنی بگڑی بناؤ	بد احوالیوں پر ندامت کہاں تک
کہیں مثلِ حرفِ غلط مٹ نہ جاؤ	بد اقبالیوں پر قناعت کہاں تک

بہت پائمالِ ستم ہو چکے ہو
حقیقت یہ ہے کالعدم ہو چکے ہو

بندِ ہشتم

نقیضاتِ باہم کو دل سے بھلا دو — ہمیشہ ہمیشہ کے قصے مٹا دو
غنی ہو کے اموال پر لات مارو — بنا چاہتے ہو تو سب کچھ لٹا دو
ضرورت کا موقع ہو ہمت نہ ہارو — جیا چاہتے ہو تو جانیں لڑا دو
بتِ کفر و الحاد بیجان کردو — مفاسد کی ناپاک تعمیر ڈھا دو
خدا کی ضرورت کا اعلان کردو — حقیقی حکومت کے سکے بٹھا دو
سلاحِ ترقی بدن پر سجا کر — اٹھو - اور حریفوں کے چھکے چھڑا دو
ہر اک روک کو سامنے سے ہٹا کر — بڑھو - اور بہ بانگِ دہل یہ جتا دو

کہ اسلام ہونہ کا نوالا نہیں ہے
مٹایا کرو - مٹنے والا نہیں ہے

اطلاع

نظم ہذا کا کل منافع نصف مجروحین جنگ بلقان

کیلئے اور نصف انجمن اسلامیہ شہر انبالہ کیلئے وقف ہے

محمد اکبر خاں اکبر میر منشی